# الجزائر کی مجرم حکومت

مسلم سجاد

الجزائر میں خوں ریزی کا سلسلہ جاری ہے۔ مہینوں بلکہ برسوں گزر گئے ہیں لیکن ہر دوسرے تیسرے روز، آٹھ دس یا بیس بائیس افراد کے ذبح کیے جانے کی خبریں آ جاتی ہیں۔ کل تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ ملت اسلامیہ کا ایک بازو زخمی ہے اور اس سے برابر خون رس رہا ہے لیکن عالم اسلام کی کسی تنظیم نے ضرورت محسوس نہیں کی کہ حقائق معلوم کر کے آشکار کرے۔ یورپی یونین کا ایک وفد بڑے اعلان و اشتہار کے بعد گیا لیکن ان کے تاثرات ظالم اور غاصب حکومت کے حق میں رہے۔ مظلوم، بے گناہ الجزائری عوام کی فریاد سننے والا کوئی نہیں۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ اسلامی تحریک کے حامی ہی قتل کیے جا رہے ہیں اور حکومت اپنے پراپیگنڈے کے زور سے اسلامی قوتوں کو ہی قتل و غارت کا ذمہ دار قرار دیتی ہے۔ اب کافی حقائق و شواہد سامنے آئے ہیں کہ الجزائر کی حکومت کے اپنے ہاتھ اپنے ہی شہریوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں اور ایک منظم منصوبے کے تحت یہ عمل جاری ہے لیکن عالمی رائے عامہ کا کوئی دباؤ الجزائری حکومت پر نہیں

ہے۔ وہ اپنے کھیل میں مصروف ہے اور اسے اس میں مغرب کی انسانی حقوق کی نام نہاد علم بردار حکومتوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔

برطانیہ کے اخبار' دی آبزرور (The Observer) نے چند ماہ قبل (۹ نومبر۹۷) برطانیہ میں پناہ لینے والے الجزائر کی خفیہ پولیس کے ایک ایجنٹ' یوسف کا بیان شائع کیا ہے۔ آج الجزائر سے جو خبریں مسلسل آ رہی ہیں' ان کی اصل حقیقت جاننے کے لیے' یہ بیان آج بھی چشم کشا ہے۔

یوسف نے چودہ سال الجزائری خفیہ پولیس میں گزارے۔ اس کا بیان ہے کہ:

۱۔ ۱۹۹۵ میں پیرس میں جو بم دھماکے ہوئے تھے' جن کا الزام مسلم انتہاپسندوں پر رکھا گیا تھا' وہ الجزائر کی سیکرٹ سروس کا کارنامہ تھے اور فرانسیسی رائے عامہ کو اسلام پسندوں کے خلاف منظم کرنے کا ایک حصہ تھے۔

۲۔ خفیہ پولیس کے ایجنٹ' یورپی ممالک کے ممبران پارلیمنٹ' صحافیوں اور پولیس کو باقاعدہ رشوت دیتے ہیں۔ خود اس نے ایک فرانسیسی ممبرپارلیمنٹ کو پانچ لاکھ فرانک سے زیادہ رشوت پہنچائی (تقریباً ۳۷ لاکھ روپے)۔

۳۔ سات اطالوی ملاحوں اور تیل کمپنی کے برطانوی اہل کار سمیت بہت سے غیرملکیوں کا قتل' جن کے گلے کاٹ دیے گئے تھے' سیکرٹ پولیس کا کام تھا نہ کہ اسلامی انتہاپسندوں کا۔

۴۔ الجزائر میں جو قتل عام ہو رہا ہے وہ پولیس اور فوج کے "موت کے دستوں" کا کام ہے۔

یوسف نے بتایا کہ الجزائر کے عوام دہشت کی جس فضا میں سانس لے رہے ہیں وہ دو طاقت ور افراد کا کام ہے جو صدر جنرل زیروال سے بھی زیادہ طاقت ور ہیں۔ یہ دو افراد جو دہشت کی علامت ہیں' "توفیق" اور جنرل لاماری ہیں۔ توفیق' الجزائری سیکرٹ سروس کا سربراہ ہے اور لاماری اس کے شعبہ جاسوسی کا۔

۱۹۹۲ کے انتخابات کے بعد' اسلامک فرنٹ کو اس کے حق اقتدار سے محروم کر کے' ناجائز حکومت مسلط ہے۔ الجزائر میں خوں ریزی اور فرانس میں بم دھماکوں کا الزام مسلح اسلامی گروپ جی آئی اے (GIA) پر عائد کیا جاتا ہے۔ یوسف نے بتایا کہ جی آئی اے خالصتاً الجزائری سیکرٹ سروس کی تخلیق ہے۔ اس کی تائید لیبیا میں الجزائری سفارت خانے کے' محمد لاربی نے بھی کی۔ یوسف نے کہا کہ میں تمام خفیہ ٹیلکس پیغامات پڑھتا تھا' حکومت نے جی آئی اے میں اپنے ایجنٹ گھسا کر' اسے مکمل طور پر اپنا آلہ کار بنا لیا تھا۔

یوسف نے بتایا کہ جنرل لاماری کے بھیجے ہوئے ایجنٹوں نے ۱۹۹۵ میں' پیرس میں دھماکے کیے تھے جس میں کئی لوگ ہلاک ہو گئے تھے۔ اس کا ذمہ دار فرانس میں الجزائری سفارت خانے کا' سیکرٹ سروس کا سربراہ کرنل محمود تھا۔ فرانسیسی پولیس نے اس سلسلے میں دو افراد خالد اور کریم موسیٰ کو پکڑا۔ خالد کو تو فوراً ہی مار دیا

گیا اور کریم موسیٰ کا آج تک کچھ پتا نہیں۔ یوسف نے بتایا کہ جنرل لاماری الجزائر کے تیل اور گیس کی اربوں کی رقم یورپی سیاست دانوں اور سیکیورٹی افسروں پر صرف کرتا ہے۔ "میں نے خود ایک سوٹ کیس جس میں پانچ لاکھ فرانک تھے، ایک فرانسیسی ممبر پارلیمنٹ کو پہنچایا جس کے فرانسیسی خفیہ پولیس میں اچھے روابط ہیں"۔ یہ ایم پی، الجزائری حکومت کا معروف حامی ہے۔

یوسف نے بتایا کہ فوج کی خفیہ ایجنسی نے ہی جون ۱۹۹۲ میں صدر محمد بوضیاف کو قتل کیا تھا۔ اسے اس لیے معلوم ہے کہ دو قاتل اس کے ساتھی تھے۔ صدر کو اس لیے قتل کیا گیا کہ اس نے بدعنوان جرنیلوں پر حساس فائلیں تیار کروا لی تھیں، جن کے لاکھوں ڈالر، سوئس بنکوں میں جمع تھے۔ یہ تحقیقات پندرہ جونیئر افسروں نے کی تھیں۔ پندرہ میں سے دو مارے جا چکے ہیں۔ صدر کی بیوہ فتیحہ بوضیاف نے کہا کہ بوضیاف جانتا تھا کہ اسے وہی لوگ قتل کر دیں گے جو اسے اقتدار میں لائے ہیں۔

یوسف نے بتایا ۱۹۹۲ سے شروع ہونے والا قتل و غارت کا یہ سلسلہ جس میں ہزاروں شہری ہلاک ہو چکے ہیں، حکومت کے "موت کے دستوں" کا کام ہے۔ ۱۹۹۲ میں جنرل لاماری نے ایک خصوصی سکواڈرن آف ڈیتھ تشکیل دیا تھا جس کا خاص کام افسروں اور کرنلوں کو ختم کرنا تھا۔ "موت کے دستے" ایک خصوصی گروپ GIS کا حصہ ہیں۔ اگر کوئی قتل کرنے یا ٹارچر کرنے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کرتا ہے تو اسے فوراً ہی قتل کر دیا جاتا ہے۔ "ذرا دیکھیں کہ زیادہ تر قتل جس پچھتر مربع میل علاقے میں کیے جا رہے ہیں وہ الجزائر کی زرخیز ترین زمین ہے اور اسلامک فرنٹ کا گڑھ ہے۔ اسلامک فرنٹ قتل نہیں کر رہا۔ یورپ کی تمام خفیہ ایجنسیاں جانتی ہیں کہ یہ حکومت کر رہی ہے لیکن وہ خاموش ہیں"۔

یوسف نے کہا کہ الجزائر میں قتل کیے جانے والے تقریباً سو غیر ملکیوں میں ایک برطانوی ایلان ولسن کو اس لیے قتل کیا گیا کہ برطانوی حکومت نے، لندن میں اسلامی انتہا پسندوں کی تلاش میں، حکومت الجزائر کے ساتھ تعاون نہیں کیا تھا۔ جولائی ۱۹۹۴ میں ایک اطالوی جہاز پر سات ملاحوں کے گلے کاٹنے کی واردات سوچی سمجھی سرکاری پالیسی تھی تاکہ اس کا الزام مسلمان بنیاد پرستوں پر رکھا جائے۔ یوسف نے ٹارچر کے متعدد طریقوں کو بھی بیان کیا جو اس نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے۔

ایسی کھلی اور واضح شہادتوں کے باوجود الجزائری حکومت کا ہاتھ پکڑنے والا کوئی نہیں۔ پابندیاں، سوڈان، لیبیا یا عراق کے لیے ہیں۔ انسانی حقوق کا اتنا شہرہ ہے مگر ایک مسلمان ملک میں، ایک فوجی آمریت بے قصور اور بے گناہ مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہی ہے لیکن جیسے کوئی خاص بات نہیں۔ عالمی رائے عامہ کے ٹھیکیداروں کی مذمت اپنی جگہ، لیکن مسلم ممالک کی رائے عامہ کے رہنماؤں کو بھی یہ فکر ضرور کرنا چاہیے کہ مسلم رائے عامہ الجزائری حکومت کے خلاف کیوں ابھر کر سامنے نہیں آتی؟ مسلمان ممالک کا میڈیا، حقائق کیوں سامنے نہیں لاتا؟